علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اے ایسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

مضمون	:	اقبالیات
سطح	:	ایف اے
کوڈ	:	303
مشق	:	02
سمسٹر	:	بہار 2025ء

سوال نمبر 1-(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجیے۔

1۔ "خطوط اقبال بنام قائداعظم" پہلی بار کب شائع ہوئی؟

جواب۔ "خطوط اقبال بنام قائداعظم" پہلی بار ۱۹۷۱ء میں شائع ہوئی۔

2۔ اقبال کی طرف سے آخری تین خطوط کس نے قائداعظم کو لکھے

جواب۔ اقبال کی طرف سے آخری تین خطوط ان کی اہلیہ نے قائداعظم کو لکھے۔

3۔ علامہ اقبال کی تحریک پر قائداعظم نے مسلم لیگ کی تنظیم نو کا آغاز کب کیا؟

جواب۔ علامہ اقبال کی تحریک پر قائداعظم نے مسلم لیگ کی تنظیم نو کا آغاز ۱۹۳۶ء میں کیا۔

4۔ مسلم لیگ کے لکھنو کے اجلاس منعقدہ 1937ء میں کس شخصیت کو ہندوستانی نمائندوں کا واحد نمائندہ لیڈر تسلیم کیا گیا؟

جواب۔ مسلم لیگ کے لکھنو کے اجلاس منعقدہ ۱۹۳۷ء میں قائداعظم محمد علی جناح کو ہندوستانی نمائندوں کا واحد نمائندہ لیڈر تسلیم کیا گیا۔

5۔ مجلس احرار کی بنیاد کب اور کس نے رکھی؟

جواب۔ مجلس احرار کی بنیاد ۱۹۲۹ء میں حفیظ جالندھری نے رکھی

6۔ اخبار "زمیندار" کے مدیر کا نام بتائیے۔

جواب۔ اخبار "زمیندار" کے مدیر کا نام مولانا محمد علی جوہر تھا۔

7۔ ایسٹرن ٹائمز کس پارٹی سے مالی امداد لے کر اس کے لیے پروپیگنڈہ کرتا تھا؟

جواب۔ ایسٹرن ٹائمز کانگریس پارٹی سے مالی امداد لے کر اس کے لیے پروپیگنڈہ کرتا تھا۔

8۔ ہندوستان میں "یوم شہید گنج" کب منایا گیا؟

جواب۔ ہندوستان میں "یوم شہید گنج" ۱۹۳۱ء میں منایا گیا۔

8۔ کرشک پرجا پانی سربراہ کا نام بتائیں؟

جواب۔ کرشک پرجا پارٹی کے سربراہ کا نام ڈاکٹر لالہ لاجپت رائے تھا۔

10۔ اپریل 1936ء میں مسلم نمائندوں کا کنونشن کس شہر میں ہوا؟

جواب۔ اپریل ۱۹۳۶ء میں مسلم نمائندوں کا کنونشن لاہور شہر میں ہوا

11۔ علامہ اقبال دہلی میں کس معالج کے پاس علاج کے لیے تشریف لے جاتے تھے؟

جواب۔ علامہ اقبال دہلی میں ڈاکٹر باغ علی کے پاس علاج کے لیے تشریف لے جاتے تھے

12۔ اشتراکیت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ اشتراکیت سے مراد طبقاتی جدوجہد کے ذریعے اقتصادی مساوات کا حصول ہے۔

13 کمیونل ایوارڈ کا اعلان کس برطانوی وزیراعظم نے کیا؟

جواب۔ کمیونل ایوارڈ کا اعلان برطانوی وزیراعظم رامسے میک ڈونالڈ نے کیا۔

14۔ لارڈ لوتھیان کون تھے؟

جواب۔ لارڈ لوتھیان ہندوستان کے برطانوی وائسرائے تھے۔

کاشان اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

15۔1936ء میں پنجاب مسلم لیگ کا سیکریٹری کسے مقرر کیا گیا؟

جواب۔ 1936ء میں پنجاب مسلم لیگ کا سیکریٹری محمد علی جناح کو مقرر کیا گیا

16 مسلم لیگ کا پچیسواں اجلاس اکتوبر ۱۹۳۷ء میں کس کی صدارت میں ہوا؟

جواب۔ مسلم لیگ کا پچیسواں اجلاس اکتوبر ۱۹۳۷ء میں قائد اعظم محمد علی جناح کی صدارت میں ہو

17 لاہور سے شائع ہونے والا کون سا انگریزی روزنامہ کانگرس کے پروگرام اور ہندو نکتہ نگاہ کی ترویج و اشاعت میں پیش پیش تھا؟

جواب۔ لاہور سے شائع ہونے والا انگریزی روزنامہ "ڈان" کانگریس کے پروگرام اور ہندو نقطہ نگاہ کی ترویج و اشاعت میں پیش پیش تھا۔

18۔ پتنگوں کے جہاں کا طور کسے کہا گیا ہے؟

جواب۔ پتنگوں کے جہاں کا طور علامہ اقبال کے فلسفے کی علامت ہے۔

19 دنیا کی محفل کس چیز سے جمتی ہے؟

جواب۔ دنیا کی محفل عشق سے جمتی ہے۔

20 نظم پرندہ اور جگنو' اقبال کے انگلستان جانے سے قبل کی تخلیق ہے یا بعد کی؟

جواب۔ نظم "پرندہ اور جگنو" اقبال کے انگلستان جانے کے بعد کی تخلیق ہے۔

سوال نمبر 2۔(الف) مندرجہ ذیل موضوعات پر مختصر نوٹ لکھیے۔

(1) 7 مارچ 1938ء کو قائد اعظم کے نام لکھے گئے خط کے اہم نکات

جواب۔

مسلم لیگ کے آئین میں تبدیلی کی ضرورت: علامہ اقبال مسلم لیگ کے آئین اور پروگرام میں تبدیلی کی ضرورت کو بہت ضروری خیال کرتے تھے کہ اس لیے آپ نے 28 مئی 1937ء کو قائد اعظم محمد علی جناح کے نام اپنے خط میں تحریر کیا۔

''مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ مسلم لیگ کے دستور اور پروگرام میں جن تبدیلیوں کے متعلق نے تحریر کیا تھا کہ وہ آپ کے پیش نظر رہیں گی۔اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانان ہند کی نازک صورتحال کا آپ کو پورا پورا احساس ہے۔ مسلم لیگ کو آخر کار یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کے بالائی طبقوں کی ایک جماعت بنی رہے گی یا مسلم جمہور کی جنہوں نے اب تک بعض معقول وجوہ کی بنا پر اس (مسلم لیگ) میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔ میرا ذاتی خیال یہی ہے کہ کوئی سیاسی تنظیم جو عام مسلمانوں کی حالت سدھارنے کی ضامن نہ ہو۔ ہمارے کے لیے باعث کشش نہیں ہوسکتی۔

مسلم لیگ کو عوام کی حالت زار پر توجہ دینی ہوگی: مسلم لیگ کو آخر کار یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کیا مسلم لیگ، مسلمانوں کے امیر طبقے کی نمائندگی کرے گی یا پھر برصغیر کے غریب مسلمانوں کی آواز بنے گی جبکہ اب تک مسلم لیگ میں نہ ان کی نمائندگی ہے اور عوام نے اس میں کوئی خاص دلچسپی بھی نہیں لی ہے۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ کوئی بھی سیاسی تنظیم جو ایک عام آدمی کی حالت بہتر کرنے کا وعدہ نہیں کرتی ہے اسے عوامی امداد اور رعایت حاصل نہیں ہوتی ہے۔

عام مسلمان کی حالت سدھارنے کی کوشش: نئے آئین کے تحت بڑی بڑی آسامیاں، امراء کے بیٹوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔ ان سے نچلی درجے کی آسامیوں پر ان کے رشتہ دار اور دوست متعین ہو جاتے ہیں۔ اس طرح دوسرے معاملات میں بھی ہمارے سیاسی اداروں نے عام مسلمان کی حالت سدھارنے کی کوئی کوشش نہیں کی ہے۔ روٹی کا مسئلہ دن بدن مزید گھمبیر ہوتا جا رہا ہے اور مسلمان تو یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ گذشتہ دو سو برس سے ان کی قسمت کا ستارہ تنزل کی جانب گرتا چلا جا رہا ہے۔

مسلمانوں کی غربت و تنزلی کا احساس: اقبال کو مسلمانوں کی غربت و تنزلی کا بھی بہت زیادہ احساس تھا چنانچہ وہ اپنے اس خط میں اس کا یوں اظہار کرتے ہیں کہ: روٹی کا مسئلہ روز بروز نازک ہوتا جا رہا ہے... لہٰذا سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کی غربت کا علاج کیا ہے۔ مسلم لیگ کا سارا مستقبل اس بات پر منحصر ہے کہ وہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے کیا کوشش کرتی ہے۔ اگر مسلم لیگ نے (اس ضمن میں) کوئی وعدہ نہ کیا تو مجھے یقین ہے کہ مسلم عوام پہلے کی طرح اس سے بے تعلق رہیں گے''۔

مسلمانوں کی غربت کے مسئلے کو کیسے حل کیا جائے؟ اسلامی قوانین کے نفاذ کے باعث، اس مسئلے کا حل اور جدید خیالات کی روشنی میں اس کے فروغ کے اسباب متوقع ہیں۔ طویل اور سنجیدہ مطالعے کے بعد، میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اگر اسلامی قوانین کو صحیح طریقے پر سمجھا اور ان پر عمل بھی کیا جائے تو پھر ہر شخص کی بنیادی ضرورتیں قانونی طور پر پوری ہو جاتی ہیں۔

نفاذ اسلام پر زور: علامہ اقبال کے اسلام سے خصوصی لگاؤ کا بھرپور عکس اس خط میں محسوس کیا جا سکتا ہے۔ ان کے اس خط کے مطابق مسلمانوں کی آزادی کا مقصد اسلامی شریعت کا نفاذ ہونا چاہیے کیونکہ مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام میں ہی ہے اگر صرف آزادی سے مقصود روزی کا حاصل کرنا ہے تو وہ آزادی بے فائدہ ہے چنانچہ اقبال اپنے اس خط میں لکھتے ہیں کہ:

''اسلامی قوانین کے گہرے اور دقتِ نظر مطالعے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اگر اس قانون کو اچھی طرح سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے تو کم از کم ہر شخص

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹ کی مشقوں کے لیے آکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03345045561 کاشف رضا

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

کے لیے حق روزی تو محفوظ ہو جاتا ہے۔لیکن جب تک اس ملک میں ایک آزاد مسلم ریاست یا ریاستیں معرض وجود میں نہ آئیں، اسلامی شریعت کا نفاذ ممکن نہیں۔سال ہا سال سے میرا یہی عقیدہ رہا ہے اور میں اب بھی اسی کو مسلمانوں کی روٹی کے مسئلے اور ہندوستان کے امن وامان کا بہترین حل سمجھتا ہوں‘‘۔

(2) نظم ’’چاند تارے‘‘ کا خلاصہ

جواب۔

نظم ’’چاند تارے‘‘ کا تعارف: علامہ اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں اور انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کی سوئی ہوئی قوم کو بیدار کر کے ان میں آزادی حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کیا۔اس نظم میں بھی انہوں نے چاند اور تاروں کے درمیان ایک فرضی مکالمے کی صورت میں عمل کی تعلیم دی ہے۔اقبال کے نزدیک زندگی عمل اور جدوجہد کا نام ہے اور دنیا میں صرف وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنے فرائض سے جی چرائے بغیر مسلسل کام کرتے رہتے ہیں یہی لوگ اپنی محنت کے صلے کے طور پر دنیا میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔عمل کا یہ اصول صرف افراد ہی کے لیے نہیں بلکہ قوموں کے لیے بھی ہے۔یعنی جو قومیں مصروف عمل ہیں اور دنیا میں کچھ کام کر رہی ہیں وہی ترقی کرتی ہیں اور جو بے عمل ہیں وہ فنا ہو جاتی ہیں۔

علامہ اقبال نے جس دور میں شاعری کا آغاز کیا، وہ برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی تاریخ کا ایک نازک دور تھا۔1857ء کی جنگ آزادی میں شکست نے ان کے حوصلے پست کر دیے تھے اور ان پر مایوسی اور افسردگی کا عالم طاری تھا۔خود اقبال نے اس کی تصویر یوں کھینچی ہے:

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

چونکہ مسلمان قوم مایوسی اور افسردگی کا شکار تھی اس لیے وہ عمل کی قوت سے بھی محروم ہو چکی تھی لیکن علامہ اقبال نے اپنی ولولہ انگیز اور پُر امید شاعری کے ذریعے قوم کو مایوسی کی اس حالت سے باہر نکالا اور ان میں کھوئی ہوئی عمل کی قوت بحال کی۔یہ نظم بھی جس میں بظاہر چاند اور ستاروں کا مکالمہ ہے دراصل مسلمانوں ہی کو مخاطب ہو کر کہی گئی ہے۔اس میں انہیں اس قانون فطرت سے آگاہ کیا گیا ہے کہ بے عملی کا مطلب سوائے تباہی اور بربادی کے اور کچھ نہیں۔اگر دنیا میں تمہیں کچھ نام پیدا کرنا ہے تو غفلت کی نیند سے جاگو اور دنیا میں اپنے عمل سے کچھ کر کے دکھاؤ یہاں اقبال یہ بھی کہتے ہیں کہ تم جس مقصد کے لیے بھی جدوجہد کرو، تمہیں اپنے مقصد اور نصب العین سے عشق کی حد تک لگاؤ ہونا چاہیے جب تک تمہیں اپنے مقصد سے عشق نہ ہو جائے تم کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتے۔یہاں اقبال نے حسن کو کامیابی کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔اس لیے کہ مسلسل جدوجہد کے بعد جو کامیابی حاصل ہوتی ہے اس کے حسین ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔

نظم کے اہم نکات: ایک رات ستاروں نے چاند سے یہ سوال کیا کہ ہم ایک مدت سے آسمان کی بلندیوں پر چمک رہے ہیں لیکن ہمارے چمکنے سے آسمان پر کوئی تبدیلی آج تک نہیں ہوئی۔آسمان اور اس کے نظارے ویسے ہی ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔ہمارے ذمے بس یہی کام ہے صبح و شام چلتے ہیں اور ہمیشہ سے اسی طرح گردش کرتے چلے آ رہے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی ہر چیز حرکت میں ہے اور سکون واطمینان کی ہر جگہ بہت کمی ہے تارے، انسان، درخت اور پتھر سب کسی نہ کسی صورت میں متحرک ہیں اور کچھ نہ کچھ کر رہے ہیں۔یہ مسلسل سفر کبھی ختم بھی ہوگا؟ کیا ہم کبھی کسی منزل پر پہنچ بھی سکیں گے؟

چاند نے جواب دیا اے میرے دوستو! اے رات کے وقت آسمان پر چمکنے والے ستارو! اس دنیا کی بنیاد حرکت اور عمل پر ہے۔یہ اس دنیا کا بہت پرانا قاعدہ ہے خدا نے ہر مخلوق کے سپرد کوئی نہ کوئی ذمہ داری کر دی ہے کہ وہ مخلوق اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے عمل کرنے پر مجبور ہے۔زمانہ ایک تیز رفتار گھوڑے کی طرح ہے جو ہماری خواہشات کا چابک کھا کر آگے کی طرف دوڑ رہا ہے (یعنی جس طرح گھوڑا چابک کھانے سے تیز دوڑتا ہے اسی طرح دنیا کی ترقی کا انحصار بھی انسان کی طلب پر ہے انسان کے دل میں نئی نئی چیزیں بنانے اور ایجاد کرنے کی طلب پیدا ہوتی ہے تو وہ اس کے لیے کوشش کرتا ہے اور انسان کی کامیابیاں زمانے کی ترقی کے راستے پر آگے کی طرف لے جاتی ہیں) یہ دنیا ایک ایسا راستہ ہے کہ اس پر چلنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔یہاں جو لوگ مسلسل چلتے رہتے ہیں (یعنی اپنی کوششوں اور عمل کو جاری رکھتے ہیں) وہ کامیاب ہیں۔زندگی کے اس راستے پر کہیں رک جانا یا ٹھہر جانا سخت نادانی کی بات ہے اور اگر کوئی ذرا دیر کے لیے رک جائے یعنی محنت اور کوشش کرنا چھوڑ دے تو یہ گویا خود اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف ہوگا اسی بات کو ایک اور شاعر اصغر گونڈوی نے ایک شعر میں یوں کہا ہے:

یہاں کوتاہی ذوق عمل ہے خود گرفتاری
جہاں بازو سمٹتے ہیں وہیں صیاد ہوتا ہے

یعنی پرندہ اگر اڑنے میں سستی کرے گا تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کر دیا ہے اس لیے کہ وہ جیسے ہی اڑنا چھوڑ کر اپنے پر سمیٹ کر زمین کی طرف آئے گا شکاری اسے اپنے جال میں گرفتار کر لے گا اور وہ بلندی پر پرواز کرتا رہے گا تو اس کی آزادی محفوظ رہے گی۔اقبال کہتے ہیں کہ زندگی کی اس دوڑ میں جو مسلسل حصہ لے رہے ہیں یعنی برابر اپنا کام کیے جا رہے ہیں وہ ترقی کر کے بہت آگے نکل گئے ہیں اور جو آرام کرنے یا ستانے کے لیے ذرا دیر کو رک گئے ہیں وہ ترقی کے میدان میں پیچھے رہ گئے ہیں اس لیے کہ رک جانے والے کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔اس کے لیے مستقل محنت اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے اس کی مثال بالکل ایسے ہی ہے کہ ایک بہت بڑا مجمع کسی ایک سمت کی طرف بھاگ رہا ہو اور اس کے درمیان کوئی آدمی گر پڑے تو ہجوم کے پیروں تلے آ کر روندا اور کچلا جاتا ہے یہی حال انسانوں اور قوموں کا بھی ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

سوال نمبر 3- قائداعظم کے نام اقبال کے خطوط سے سامنے آنے والے ہندوستان کے سیاسی حالات پر نوٹ تحریر کیجیے۔ (20)

جواب:

قائداعظم کے نام اپنے خطوط میں اقبال نے مسلمانوں کی مجوزہ ریاست کے اسلامی کردار کو کس طرح نمایاں کیا:

قائداعظم محمد علی جناح کے نام علامہ اقبال کے خطوط، تحریک پاکستان کی دستاویزات میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ خطوط ایسے وقت میں لکھے گئے جب ہندوستانی مسلمان اپنی تاریخ کے ایک نازک دور سے گزر رہے تھے۔ یہ خطوط قائداعظم کے نام مئی 1936ء سے نومبر 1937ء کے درمیانی عرصے میں اپنی وفات سے کچھ ماہ قبل تک تحریر کئے۔ یہ دور جون 1936ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ کے قیام اور اکتوبر 1937ء لکھنؤ کے تاریخی اجلاس کے دوران تک محیط ہے، مسلم ہندوستان کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ علامہ اقبال نے قائداعظم کو سیاسی طور پر بہت سے مشوروں سے نوازا جیسے کہ انہوں نے قائد کو مشورہ دیا تھا کہ وہ انڈین نیشنل کانگریس کے مقابلے میں آل انڈیا مسلم کونشن بلوائیں تاکہ کانگرس کے مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈے کا مؤثر جواب دیا جاسکے۔ دوسرے مسلمانوں کی اپنی سیاسی تنظیم ہو۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کو اپنی سیاسی طاقت کا مظاہرہ کرنے کا موقع ملے۔ 1937ء تک مسلم لیگ صرف بالائی طبقے کی جماعت عام مسلمانوں کی فلاح و بہبود یا سیاسی مستقبل کیلئے کوئی کردار ادا کر رہی تھی۔ علامہ اقبال نے محسوس کیا کہ اب مسلم لیگ کو اپنے منشور میں عوام کی حالت سدھارنے کا پروگرام بھی شامل کر لینا چاہیے۔ سیاسی صورت حال کے اس نازک دور میں مسلم لیگ نے اگر عوامی قوت کو اپنے ساتھ شامل نہ کیا تو یہ جماعت نا صرف خود ناکام ہو جائے گی بلکہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کا سیاسی مستقبل بھی داؤ پر لگ جائے گا۔

مسلمانوں میں غربت اور بے روزگاری کا مسئلہ انتہائی شدت اختیار کر چکا ہے۔ اس کا سبب ہندوؤں کا متعصبانہ رویہ انگریزوں کا مسلمانوں کے ساتھ معاندانہ رویہ ہے۔ یہ دونوں قومیں مسلمانوں کو سیاسی، تعلیمی، اقتصادی غرضیکہ ہر لحاظ سے پسماندگی میں دھکیل رہی ہیں۔ مسلم لیگ ایک ایسی جماعت ہے جو مسلمانوں کی مدد کر سکتی ہے۔ اگر اسلامی شریعت کا نفاذ ہو تو اس میں زکوۃ، خیرات اور غریب لوگوں کی مدد کا ایک ایسا معاشی نظام موجود ہے جو مسلمانوں کا اقتصادی مسئلہ حل کر سکتا ہے، لیکن شریعت کے نفاذ کیلئے اسلامی ملک کا ہونا ضروری ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے خط میں واضح کیا کہ اگر شریعت کے نظام کو اچھی طرح نافذ کر دیا جائے تو کم از کم ہر فرد کو ضروریات زندگی میسر آسکتی ہیں۔ علامہ اقبال نے زور دیا کہ شریعت کا نفاذ اور ترویج مسلم ریاست کے قیام کے بغیر ممکن نہیں۔ "اسلام کیلئے سوشل ڈیموکریسی کی کسی موزوں شکل میں ترویج جب اسے شریعت کی تائید حاصل ہو حقیقت میں کوئی انقلاب نہیں بلکہ یہ اسلام کی حقیقی پاکیزگی کی طرف رجوع کرنا ہوگا کہ وہ شروع میں تھا"۔

علامہ اقبال نے مطالبہ وطن کو نفاذ شریعت سے وابستہ کیا۔ اگرچہ کئی مسلم راہنماؤں نے مطالبہ وطن کی اور بعض نے نفاذ شریعت کی اہمیت ہی محسوس نہ کی۔ جبکہ متحدہ ہندوستان میں نفاذ شریعت کسی طور پر ممکن نہ تھا اور نہ ہی کوئی بالغ نظر مسلمان اس دور جمہوریت میں تین چوتھائی متعصب ہندو اکثریت میں اسلامی حکومت قائم کرنے کا خیال دل میں لاسکتا تھا۔ گول میز کانفرنس کے بعد علامہ اقبال سے ایک ملاقاتی بیرسٹر راجہ افضل الٰہی نے دریافت کیا کہ "آیا ہندوستان میں کوئی ایسا شخص ہے جسے ہم آپ کی خودی کا مظہر کہہ سکیں"۔ علامہ نے فرمایا "ہاں ہے اور وہ محمد علی جناح ہے۔ اپنی قوم کو میں جس خودی کا سبق دے رہا ہوں وہ محمد علی جناح کے وجود میں جلوہ گر ہے۔ یہ انگریزی ماحول اور تہذیب کا پروردہ شخص بڑے ہی کام کا ہے۔ زبان اس کے دل کی رفیق ہے۔ سچ بات کہنے میں اسے کوئی باک نہیں، نہایت ہی اعتباری آدمی ہے، قوم کی رہنمائی اسے سونپ دی جائے تو بگڑی سنور سکتی ہے۔ وقت موافق ہو یا ناموافق قوم کی خدمت کرنے کا موقع اسے میسر آجائے تو یہ دنوں میں انقلاب لاسکتا ہے۔ پھر علامہ نے یہ شعر پڑھا۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں، کارکشا، کارساز

راج صاحب کے اسی سوال پر کہ اسے کیونکر میدان عمل میں لایا جاسکتا ہے؟

علامہ اقبال نے جواب دیا کہ "میں اپنی سی کوشش کر رہا ہوں کہ انہیں سیاسی میدان میں مسلم قوم کی راہنمائی پر آمادہ کر سکوں۔ بہت دنوں سے میرے اور ان کے درمیان اس موضوع پر خط و کتابت جاری ہے۔ وہ میرے خیالات سے متاثر تو ہیں دیکھیے انجام کار کیا ہوتا ہے۔"

اپنے ایک خط میں علامہ اقبال لکھتے ہیں کہ جب ہماری راہ متعین ہو چکی، ہم ہندوستانی مسلمانوں نے اپنے لیے شمالی ہندوستان کا خطہ اسلامی ریاست کیلئے منتخب کر لیا ہے تو ہمیں اپنی سیاسی تنظیم کیلئے اس حصے پر زیادہ توجہ دینا چاہیے۔ اس حصے کے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے منشور سے آگاہ کر کے انہیں مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع کرنا چاہیے۔ تحریک حصولِ اسلامی ریاست کیلئے ہمیں اپنی سیاسی سرگرمیاں اس حصے میں بڑھا دینی چاہئیں۔ ایک دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ اگرچہ ایشیاء میں اسلام کی اخلاقی اور سیاسی طاقت کے مستقبل کا انحصار بہت حد تک ہندوستان کے مسلمانوں کی تنظیم پر ہے۔ اس لیے میری تجویز ہے کہ آل انڈیا کونشن کو ایک مؤثر جواب دیا جائے آپ جلد از جلد دہلی میں ایک آل انڈیا مسلم کونشن منعقد کریں جس میں شرکت کیلئے نئی صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کے علاوہ دوسرے مقتدر مسلم رہنماؤں کو بھی مدعو کریں۔ اس کنونشن میں پوری قوت اور قطعی وضاحت کے ساتھ بیان کریں کہ سیاسی مطمع نظر کی حیثیت سے مسلمانان ہند ملک میں جداگانہ سیاسی وجود رکھتے ہیں یہ انتہائی ضروری ہے کہ اندرون ہند اور بیرون ہند کی دنیا کو بتا دیا جائے کہ ملک میں صرف اقتصادی مسئلہ ہی تنہا ایک مسئلہ نہیں۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

ثقافتی مسئلہ ہندوستان کے مسلمانوں کیلئے اپنے اندر زیادہ اہم نتائج رکھتا ہے۔اور کسی صورت سے بھی یہ اقتصادی مسئلہ سے کم اہمیت نہیں رکھتا ہے۔اگر آپ ایسی کنونشن منعقد کرسکیں تو پھر ایسے مسلم اراکین اسمبلی کی حیثیتوں کا امتحان ہوجائے گا۔جنہوں نے مسلمانان ہند کی امنگوں اور مقاصد کے خلاف جماعتیں قائم کرلی ہیں۔مزید برآں اس سے ہندوؤں پر یہ عیاں ہوجائے گا کہ کوئی سیاسی حربہ خوہ کیسا ہی عیارانہ کیوں نہ ہو پھر بھی مسلمانان ہند اپنے ثقافتی وجود کو کسی طور پر نظرانداز نہیں کرسکتے۔علامہ اقبال امت مسلمہ کے تمام مسائل کا حل صرف اور صرف شریعت اسلامی کے مکمل نفاذ میں ہی سمجھتے تھے اپنے ایک اور خط میں کئی مسائل کو موضوع بناتے ہوئے لکھتے ہیں کہ دستور کے مطابق بڑی بڑی اسامیاں تو اعلیٰ طبقات کے بچوں کیلئے وقف ہیں اور چھوٹی چھوٹی اسامیوں وزراء کے دوستوں اور رشتہ داروں کی نذر ہوجاتی ہیں۔دوسرے اعتبار سے بھی سیاسی اداروں نے غریب مسلمانوں کی حالت کو بہتر بنانے کیلئے کوئی قابل ذکر اصلاحات نہیں کیں۔ روٹی کا مسئلہ روز بروز شدید تر ہوتا چلا جارہا ہے۔مسلمانوں کو محسوس ہورہا ہے کہ گذشتہ دوسو سال سے ان کی حالت مسلسل زوال پذیر ہورہی ہے جس کی ذمہ داری ہندوؤں کے ساہوکارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام اور غیر ملکی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔لہٰذا جواہر لال کی منکر خُدا اشتراکیت مسلمانوں میں کوئی تاثر پیدا نہ کرسکے گی۔ اس وجہ سے مسلم لیگ کا مستقبل اس امر پر موقوف ہے کہ وہ مسلمانوں کو افلاس سے نجات دلانے کیلئے کیا کوشش کرتی ہے۔اگر لیگ کی طرف سے مسلمانوں کو مصیبت سے نجات دلانے کی کوشش نہ کی گئی تو مسلمان عوام پہلے کی طرح اب بھی لیگ سے بے تعلق ہی رہیں گے۔

اسلامی قوانین کے نفاذ میں تمام مسائل کا حل موجود ہے۔اگر اسلامی قوانین کو معقول طریقے سے سمجھا اور نافذ کیا جائے تو ہر شخص کم از کم معمولی معاش کی طرف سے اطمینان حاصل کرسکتا ہے۔کسی ایک آزاد اسلامی ریاست یا ایسی چند ریاستوں کی عدم موجودگی میں شریعت اسلامیہ کا نفاذ اس ملک میں محال ہے اور یہی مسلمانوں کے افلاس اور ہندوستان کے امن کا بہترین حل ہے۔اگر ہندوستان میں اس طریق کار پر عمل درآمد نہ کیا گیا تو ہندوستان خانہ جنگی کا شکار ہوجائے گا جو فی الحقیقت ہندو مسلم فسادات کی شکل میں پہلے سے شروع ہے پورے برصغیر کو اپنے لپیٹ میں لے لے گی اور ملک کے بعض حصوں مثلاً شمال مغربی ہندوستان میں فلسطین کی سی صورت حال پیدا ہوجائیگی۔اشتراکیت کا حشر ہندوستان میں بدھ مت کا سا ہوگا اور اگر ہندو دھرم معاشرتی جمہوریت (سوشل ڈیما کریسی) اختیار کرلیتا ہے تو خود ہندو دھرم کا خاتمہ ہے۔اسلام کیلئے سوشل ڈیما کریسی کی موزوں شکل میں ترویج جب اسے شریعت کی تائید وموافقت حاصل ہو حقیقت میں کوئی انقلاب نہیں بلکہ اسلام کی حقیقی پاکیزگی کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔موجودہ مسائل کا حل ہندوؤں کی نسبت مسلمانوں کیلئے کہیں زیادہ آسان ہے لیکن اسلامی ہندوستان میں ان مسائل کے حل کیلئے ایک یا زیادہ اسلامی ریاستوں کا قیام اشد ضروری ہے۔

سوال نمبر 4۔قائداعظم کے نام اقبال کے خطوط میں ہندوستان کی کن کن سیاسی پارٹیوں پر اقبال کی تنقید نظر آتی ہے اور اقبال کا موقف کیا ہے؟ وضاحت کیجیے۔جواب:

قائداعظم کے نام اقبال کے خطوط کے جملہ مباحث کا تحریک پاکستان کے تناظر میں: تحریک پاکستان کی دستاویزات میں قائداعظم محمد علی جناح کے نام علامہ اقبال کے خطوط کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔یہ خطوط ایسے وقت لکھے گئے تھے جب ہندوستانی مسلمان اپنی تاریخ کے ایک نازک دور سے گزر رہے تھے۔برصغیر میں مسلمانوں کے سیاسی مستقبل کا مسئلہ فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہورہا تھا۔اس فکری انتشار کے زمانے میں علامہ اقبال کی سیاسی بصیرت نے منزل کی نشاندہی کی اور اس کے راستوں کو روشن کیا۔یہ خطوط ایک طرح سے خطبہ الہ آباد کی تفصیل ہیں۔ان میں برصغیر کے دستوری مسائل مسلم لیگ کی تنظیم نو، مسلم ایشیاء کے مستقبل، برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک جداگانہ مملکت کے قیام اور اس میں اسلامی شریعت کے نفاذ کے بارے میں کھل کر اظہار خیال کیا گیا ہے۔تحریک پاکستان کے پس منظر اور پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کو اچھی طرح سمجھنے کیلئے ان خطوط کا مطالعہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔یہ خطوط علامہ اقبال اور قائداعظم محمد علی جناح کے درمیان گہرے تعلقات کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔ان خطوط میں علامہ اقبال مسلسل برصغیر کے مسلمانوں کو درپیش مسائل کا ذکر کرتے ہیں اور ان کے حل کے لیے قائداعظم محمد علی جناح کی توجہ مبذول کراتے ہیں۔ایک خط میں یہاں تک لکھتے ہیں کہ اس نازک دور میں مسلم قوم صرف اور صرف آپ ہی کی ذات گرامی (قائداعظم) سے محفوظ رہنمائی کی توقع کا حق رکھتی ہے۔بالفاظ دیگر علامہ اقبال قائداعظم محمد علی جناح کو برصغیر کے مسلمانوں کی قیادت کے لیے آمادہ کررہے ہیں۔اس کے علاوہ ان خطوط سے علامہ اقبال کے عملی سیاسی کردار سے بھی آگاہی ہوتی ہے جو انہوں نے مسلم لیگ کی تنظیموں کے سلسلے میں ادا کیا ہے۔

خطوط اقبال بنام قائداعظم کے مباحث:

(۱) قائداعظم کے نام علامہ اقبال کے خطوط برصغیر پاک وہند کی اہم سیاسی دستاویزات کا حصہ ہیں ان خطوط میں مسلم لیگ کی تنظیم سے لے کر شمال مغربی ہندوستان میں ایک مسلم ریاست کے قیام کی ضرورت اور اہمیت تک جیسے اہم مسائل شامل ہیں۔

(۲) دونوں رہنماؤں کی خط وکتابت کا زمانہ مسلم لیگ کی تنظیم نو ابتدائی زمانہ تھا۔علامہ اقبال نے اپنے خطوط میں مسلم ہندوستان کے سیاسی مستقبل کے بارے میں اپنے خیالات کا واضح اظہار کیا۔قائداعظم ان خیالات سے متفق ہوئے اور وہی خیالات ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کی قرارداد کی بنیاد بنے۔

(۳) علامہ اقبال نے ۱۹۳۰ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں ایک جداگانہ مسلم ریاست کا تصور پیش کیا۔اس ریاست کے حصول کے لئے وہ صرف قائداعظم کو مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کا اہل سمجھتے تھے۔کیونکہ وہ اتنے دیانت دار تھے کہ کوئی انہیں خرید نہیں سکتا تھا۔

(۴) علامہ اقبال کے خطوط سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے قائداعظم کو مسلمانوں کے لئے جداگانہ ریاست کے حصول پر آمادہ کیا۔

Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

(۵) جداگانہ ریاست کے حصول کے لئے علامہ اقبال کے نزدیک ضروری تھا کہ مسلم لیگ عوام میں ہر دلعزیز ہو۔ اس وقت تک مسلم لیگ صرف بالائی طبقے کی جماعت تھی۔

(۶) علامہ اقبال کی تحریک پر قائداعظم نے ۱۹۳۶ء میں مسلم لیگ کی تنظیم نو کا آغاز کیا۔ مسلم لیگ کی تنظیم نو کا کام قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں تیزی سے ہونے لگا۔

(۷) علامہ اقبال قائداعظم کے نام اپنے خطوط میں مسلم لیگ کی بڑھتی پھیلتی سرگرمیوں سے اپنی دلچسپی کا اظہار کرتے رہے اور مسلم لیگ کو مضبوط تر اور مقبول تر بنانے کے لئے وقتاً فوقتاً مفید تجویزیں پیش کرتے رہے۔

(۸) ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کا جو اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوا اس میں قائداعظم ہندوستانی مسلمانوں کے واحد نمائندہ لیڈر تسلیم کر لئے گئے۔

(۹) ۱۹۳۷ء ایک اہم واقعہ آل انڈیا نیشنل کنونشن میں پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر تھی۔ علامہ اقبال نے قائداعظم کے نام ایک طویل خط لکھ کر اس تقریر کے ان مضمرات کی طرف قائداعظم کو توجہ دلائی جو مسلمانوں کے مفاد کے خلاف تھے نہرو نے اس پر زور دیا تھا کہ پورے ہندوستان کا سب سے بڑا اہم مسئلہ صرف اقتصادی مسئلہ ہے۔ علامہ اقبال نے اس پر اصرار کیا کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے ثقافتی مسئلہ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے زیادہ اہم نتائج رکھتا ہے۔

(۱۰) ۱۹۳۷ء میں علامہ اقبال نے ایک خط میں قائداعظم کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ آل انڈیا کانگرس مسلمانوں کے جداگانہ وجود کو ختم کرنے کے لئے کیا کچھ کر رہی ہے اور اس کا توڑ کس طرح ممکن ہے۔

(۱۱) علامہ اقبال نے قائداعظم کے نام اپنے خطوط میں یہ بات واضح کر دی تھی کہ مسلمانوں کے اپنے سیاسی اور اقتصادی مسائل حل کرنے کے لیے ضروری ہے۔ کہ مسلمانوں کی اپنی جداگانہ ریاست ہو اور اس میں نظام شریعت کا نفاذ عمل میں لایا جائے اس سے مسلمانوں کی غربت (روٹی کا مسئلہ) اور ہندوستان میں فرقہ وارانہ امن وامان دونوں مسائل حل ہو جائیں گے۔

(۱۲) علامہ اقبال نے مسلمانوں کے لئے جداگانہ ریاست پر اس لئے زور دیا کہ مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی کا سلسلہ ختم ہو سکے اور ان کے مسائل کا حل غیر مسلموں کے رحم وکرم پر منحصر نہ ہو جیسا کہ قانون ہند ۱۹۳۵ء کی رو سے ہو رہا تھا۔

(۱۳) برطانوی حکومت نے جس کیمونل ایوارڈ کا اعلان کیا اسے علامہ اقبال نے اس لحاظ سے پسند کیا کہ اس میں ہندوستان کے مسلمانوں کے سیاسی وجود کو تسلیم کیا گیا تھا۔

(۱۴) جنگ عظیم ۱۹۱۴ء کے بعد سے دنیائے اسلام جن مسائل سے دوچار رہی ہے ان میں فلسطین کا مسئلہ سب سے اہم ہے جس کی اہمیت پر علامہ اقبال نے خصوصی زور دیا اور قائداعظم کی توجہ دلائی۔

(۱۵) علامہ اقبال کے خطوط کا ایک نہایت اہم موضوع 'جناح سکندر معاہدہ' ہے جو پنجاب کی سیاسی تاریخ کا ایک اہم باب ہے اس سلسلے میں قائداعظم علامہ اقبال کے خیالات سے اتفاق نہ کر سکے۔

(۱۶) ۲۵ مئی ۱۹۳۶ء اور ۲۱ جون ۱۹۳۷ء کو علامہ اقبال نے جو خطوط قائداعظم کے نام لکھے ان میں تصور پاکستان کی جھلک واضح ہے اس سے پہلے ۱۹۳۰ء میں علامہ اقبال خطبہء الہ آباد میں پاکستان کا تصور پیش کر چکے تھے۔ بعد میں وہ قائداعظم کو رفتہ رفتہ اپنی خواہش مطالبہ پاکستان کی طرف لاتے گئے۔ چونکہ قائداعظم اس معاملے میں ان کے ہم خیال تھے اس لئے دونوں کے متفقہ خیالات نے ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کی قرارداد کی شکل اختیار کی۔

سوال نمبر 5۔ نظم ''پرندہ اور جگنو میں اقبال کا کیا پیغام پوشیدہ ہے؟ مفصل بیان کیجیے۔''

جواب:

اس نظم میں علامہ اقبال ایک پرندے اور جگنو کے درمیان مکالمہ پیش کر رہے ہیں۔ قصہ یہ ہے کہ ایک شام کوئی پرندہ درخت پر بیٹھا گیت گا رہا تھا۔ اسے کوئی چمکتی ہوئی چیز نظر آتی ہے۔ پرندے نے اسے ہڑپ کرنے کے لیے اس پر حملہ کر دیا۔ وہ ایک جگنو تھا۔ جگنو یوں گویا ہوا کہ اے پرندے اللہ تعالی نے مجھے نور کا لباس عطا کیا ہے۔ میں پتنگوں میں ایسے ہی ہوں جسے وادی میں کوہ طور، جہاں حضرت موسیؑ کو اللہ تعالی نے اپنا جلوہ دکھایا تھا۔ جگنو نے مزید کہا کہ اگر تیری چہچہاہٹ کانوں کو بھلی لگتی ہے تو میری چمک دیکھنے میں خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ اگر قدرت نے تجھے اچھی آواز دی ہے تو مجھ میں چمکنے کی صفت رکھی ہے۔ تیری آواز میں اگر ساز ہے تو مجھ میں سوز ہے۔ ساز میں جب تک سوز نہ ہو وہ دل پر اثر نہیں کرتا۔ سوز وساز یعنی ہمدردی اور باہمی تعاون ہی سے دنیا کے کام چلتے ہیں۔ اس قصے کا اخلاقی سبق آخری شعر میں دیا گیا ہے۔

ہم آہنگی سے ہے محفل جہاں کی　　　اسی سے ہے بہار اس بوستاں کی

اس منظوم مکالمے کے ذریعے اقبال نے لوگوں کو یہ سبق دیا ہے کہ اس دنیا کے کام ایک دوسرے کے تعاون کرنے اور ہمدردی رکھنے سے چلتے ہیں۔ اگر دنیا میں باہمی تعاون ختم ہو جائے تو دنیا کا نظام الٹ جائے اس دنیا کی رونق اور آبادی اسی اصول پر قائم ہے کہ ایک دوسرے سے تعاون کرو۔ اللہ تعالی نے اس دنیا میں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03345504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

دو طرح کی مخلوقات پیدا کی ہیں ایک طاقتور دوسری کمزور۔لیکن دونوں اپنی اپنی جگہ کارآمد ہیں۔اللہ تعالیٰ نے سب میں کوئی نہ کوئی صلاحیت رکھی ہے۔اس لیے کمزور مخلوق کو حقیر جان کر تلف کر دینا بے وقوفی ہے۔کسی بھی طاقتور ذی روح کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ کمزور کو کچل دے۔یہ اصول نا صرف اجتماعی سطح پر ہونا چاہیے بلکہ انفرادی سطح پر بھی۔یعنی وہ اقوام جو پسماندہ ہیں یا غیر ترقی یافتہ ہیں تو مضبوط اور ترقی یافتہ اقوام کو ان پر غاصبانہ قبضہ نہیں جمانا چاہیے بلکہ انہیں ترقی کرنے کے لیے مدد اور تعاون فراہم کرنا چاہیے۔کمزور قوم میں بھی اللہ تعالی نے کچھ اس خوبیاں رکھی ہوں گی جو دنیا کے انسانوں کیلئے فائدہ مند ہوں۔اسی طرح انفرادی سطح پر بھی ہمیں کمزوروں کی مدد کرنا چاہیے۔کائنات کا حسن اسی میں ہے کہ یہاں ہر طرح کی مخلوق آباد ہے۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کیلئے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔